

مختصر بیان

لیلة القدر

از

حضرت علامہ بحر العلوم اشرف العلماء سید اشرف شمسی

عرض حال

ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ قادر مطلق ہے۔ درود و سلام خاتمین علیہما السلام پر اور ان کی آل و اصحاب پر۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجھے اپنے جدا مجد حضرت علامہ بحر العلوم اشرف العلماء سید اشرف سہمی کی تالیفات کے تحفظ و اشاعت کی توفیق و استطاعت عطا فرمائی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ”علامہ سہمی ریسرچ اکیڈمی“ کا قیام عمل میں لایا گیا اور تین کتابیں ”علامہ سہمی مشاہیر کی نظر میں“ ”رسالۃ المعراج“ اور ”اصلاح الظنون فی جواب ابن خلدون“ شائع کی گئیں زیر نظر کتاب ”مختصر بیان لیلۃ القدر“ اس سلسلہ اشاعت کی چوتھی کڑی ہے۔ رمضان المبارک کی مناسبت سے یہ مضمون افادہ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس مضمون کی ایک نقل جناب شیخ چاند ساجد صاحب رکن اکیڈمی کے پاس محفوظ تھی جنہوں نے حضرت علامہ سہمی علیہ الرحمہ کے علمی کارناموں پر تحقیقی مقالہ لکھ کر جامعہ عثمانیہ سے ایم۔ فل کی ڈگری حاصل کی ہے۔ نیز علامہ کی تصانیف ’العقائد‘ اور ’رسالہ دعا‘ کا انگریزی و ہندی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ اس مضمون کی فراہمی کے لئے میں موصوف کا شکر گزار ہوں۔

علامہ سہمی ریسرچ اکیڈمی کے سرپرست حضرت مولانا سید خدا بخش میانجی میاں صاحب قبلہ، جناب صادق محمد خاں صاحب معتمد عمومی، جناب محمد محمود الحسن خان صاحب صوفی معتمد، جناب اقبال محمد خان صاحب خازن اور دیگر اراکین خصوصاً جناب سید خوند میر روشن خوند میری مدیر ماہنامہ ’فضیلت‘ کا بھی شکر گزار ہوں جن کا پُر خلوص تعاون مجھے حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور رفقائے کار کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

سید اللہ اللہ اللہی شجاع
صدر علامہ سہمی ریسرچ اکیڈمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً ومصلياً۔ قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن مجید رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ پر اترا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن یعنی رمضان کا وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس میں قرآن مجید رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے۔

قرآن مجید کے اترنے کے کئی معنی ہیں۔ اول یہ کہ علم باری سے لوح محفوظ پر رمضان شریف میں قرآن کا نزول ہوا۔ دوم یہ کہ لوح محفوظ سے قلب رسول اللہ ﷺ پر رمضان شریف میں نزول ہوا ہے۔ سوم یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر ہر رمضان میں پورا قرآن اتارا جاتا تھا اور پھر حضرت حسب موقع ہر آیت کو اللہ کے حکم سے جو کہ بواسطہ جبرئیل آپ کو ہوتا تھا اپنے اصحاب پر ظاہر فرماتے تھے۔ بعضے اصحاب نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اس کی تالیف بھی کی ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں روایت ہے عن انسؓ قال جمع القرآن علی عہد رسول اللہ اربعہ کلہم من الانصار ابی ابن کعب و معاذ ابن جبل و زید ابن ثابت و ابو زید قبیل الانس من ابو زید قال احد عمومتی یعنی انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار آدمیوں نے قرآن مجید کو جمع کیا ہے اور یہ سب انصار تھے ان میں سے ایک ابی ابن کعبؓ ہیں دوم معاذ ابن جبلؓ ہیں سوم زید بن ثابتؓ ہیں چہارم ابو زیدؓ ہیں اور فرمایا کہ اگر تم کو محاورہ قرآن پر کہیں شبہ ہو تو اس کو قریش کی زبان سے مطابق کر لو چنانچہ اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔ اذ اختلفتم وزید ابن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوا بلسان قریش فانما انزل بلسانہم یعنی تم اور زید ابن ثابت کو قرآن مجید کے کسی نقطہ میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان پر لکھو کیونکہ قرآن مجید انہی کی زبان کے موافق اترا ہے۔

خاص رمضان کے مہینے میں نزول قرآن کی وجہ یہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کے علم میں بہت ہی بزرگ ہے۔ واضح ہو کہ رمضان کی فضیلت میں بہت سی صحیح حدیثیں کتب احادیث میں مروی ہیں۔ عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ کل عمل ابن آدم یضاعف خمسہ عشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کا ثواب بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ پندرہ درجوں سے سات سو درجوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کے ثواب کی یہ کیفیت نہیں ہے کیونکہ روزہ میرے لئے رکھا گیا ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا۔ روزہ دار نے خاص میرے لئے اپنی خواہش اور اپنی غذا چھوڑ دی ہے۔

نسائی نے روایت کی ہے عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشياطين۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی روایت کی ہے ان ابن عباس کان يقول رسول الله اجود الناس وكان اجود ما يكون في رمضان حين بلقاء جبرئيل وكان جبرئيل بلقاء في كل ليلة من شهر رمضان فيدراه القرآن قد كان رسول الله ﷺ حين بلقاء جبرئيل اجود بالغير من الرميح المرسله

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینہ میں زیادہ تر سخاوت کرتے تھے اور زیادہ تر سخاوت اس وقت فرماتے تھے جبکہ آپ کی ملاقات جبرئیل سے ہوتی تھی۔ رمضان کے مہینہ میں ہر رات آپ کی جبرئیل سے ملاقات ہوتی تھی اور آپ کو وہ قرآن مجید کا درس دیتے تھے اور جب کبھی آپ جبرئیل سے ملاقات کرتے تھے زیادہ تر سخاوت کرتے تھے۔ ان احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان کا مہینہ دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ تر بزرگ چیز زیادہ بزرگ وقت میں نازل ہونا زیادہ مناسب ہے۔ غرض قرآن مجید رمضان میں نازل ہوا ہے۔ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان کی سب راتوں میں لیلۃ القدر زیادہ بزرگ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادرک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شهر تنزل الملائکة والروح فیہا باذن ربہم من کل امر سلام ہی حتی مطلع الفجر۔ یعنی ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے کس نے اے محمد تم کو معلوم کرایا کہ لیلۃ القدر کس مرتبہ کی ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں کی بزرگی سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور روح

نازل ہوتے ہیں اللہ کے حکم سے ہر حکم کو لئے ہوئے اس رات میں طلوع فجر تک سلامتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لیلة القدر تین وجہ سے زیادہ بزرگ ہے اول یہ کہ لیلة القدر کی بزرگی ہزار مہینوں کی بزرگی سے بہتر ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اس رات میں جو عبادت کی جاتی ہے وہ افضل ہے اس عبادت سے جو ہزار مہینوں میں کی جاتی ہے دوم یہ کہ اس رات میں فرشتے آسمان سے اترتے ہیں تاکہ اس رات کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ فرشتوں کے اس رات میں اترنے کا سبب یہ ہے کہ دن اور رات کا وجود آفتاب کے طلوع و غروب سے ہوتا ہے یعنی جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو دن ہو جاتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو رات ہو جاتی ہے مگر آفتاب کے طلوع و غروب کا اثر عالم سفالی یعنی دنیا میں ہوتا ہے تو دن رات کا وجود آسمان پر ثابت نہ ہوگا غرض اس رات کی برکتیں زمین سے مخصوص ہیں لہذا ان برکات کے حصول کے لئے فرشتے اترتے ہیں اور مومنین کے ساتھ اس رات میں عبادت کرتے ہیں۔ روح میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے بعضوں کا یہ بیان ہے کہ روح سے مراد حضرت عیسیٰ ہیں اور بعضوں کا یہ بیان ہے کہ روح سے مراد ایک فرشتہ معظم ہے اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ روح سے مراد ایک گروہ فرشتوں کا ہے۔ خلاصہ یہ کہ عالم ارواح کا نزول زمین پر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ برکات لیلة القدر سے مشرف ہوں۔

واضح ہو کہ لیلة القدر کو لیلة القدر اس وجہ سے کہتے ہیں اس رات میں ان امور اور اشیاء کی تقدیر کی جاتی ہے جن کا ظہور اس رات کے بعد دنیا میں ہوتا ہے نیک و بد بختی کفر و ایمان بھلائی و برائی دولت و فقر علم و نادانی غرض ہر چیز کی تقدیر اللہ تعالیٰ اس رات میں فرماتا ہے۔ بعض مفسرین کی یہ رائے ہے کہ آیت انا انزلناہ فی لیلة مبارکہ میں بھی لیلة القدر ہی مراد ہے۔ اور بعضوں کو اس رائے سے اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے کہ عالم دنیا کا موازنہ تفصیلی اسی رات میں ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں سلامتی کی خبر دی ہے اور سلامتی سے خیر و برکت مراد ہے یعنی صبح صادق تک اس رات کی برکتیں نمازیوں اور اس رات سے برکت طلب کرنے والوں کو پہنچتے ہیں۔ غرض اس رات میں جو نیک عمل کیا جاتا ہے اس کے ثواب کی مقدار اس سے زیادہ ہے کہ کسی نے وہی عمل ہزار مہینوں تک جاری رکھا ہو مگر ان مہینوں سے مراد ایسے مہینے ہیں جن میں لیلة القدر نہ ہو پس مومنین کو ضرور ہے کہ اس رات میں نیک عمل کریں اچھی ہدایت کریں سخاوت کریں اہل حاجت کی مدد کریں مساجد کو آباد رکھیں یعنی اس رات میں بیدار رہیں۔ علماء کو اختلاف ہے کہ یہ

رات کو نئے مہینے میں ہے۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ یہ رات ہر مہینے میں آتی ہے اس کا دورہ بارہ مہینوں میں ہوتا ہے یعنی کبھی یہ رمضان میں آتی ہے تو کبھی شوال میں آتی ہے اسی طرح اس کا دورہ ہر مہینے میں ہوا کرتا ہے۔ علماء نے اس رائے کی بناء بعضے ضعیف حدیثوں پر ڈالی ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ رات رمضان کے مہینے میں ہے کیونکہ بہت صحیح حدیثوں سے یہی بات ثابت ہوتی ہے اور جمہور محدثین اور بہت سے فقہاء کی یہی رائے ہے۔ قرآن شریف بھی اسی بات کو بتاتا ہے کہ لیلة القدر رمضان کے مہینہ میں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ رمضان میں قرآن مجید اترا ہے اور اس سورۃ سے ثابت ہے کہ لیلة القدر میں نزول قرآن ہوا ہے تو ان دونوں کو ملانے سے یہی بات ثابت ہوگی کہ لیلة القدر رمضان شریف میں ہی ہے پھر اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ رات رمضان کے کون سے عشرے میں ہے۔ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ رمضان کی ہر تاریخ میں اس کا انتقال ہوا کرتا ہے۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ یہ رات مہم نہیں ہے بلکہ آخری دہائی میں یہ رات معین ہے۔ بعضوں کا یہ قول ہے کہ ایکس رمضان کی یہی رات ہے امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رمضان کی تیسویں شب ہے بعض کہتے ہیں کہ چوبیسویں تاریخ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ رمضان کی ستائیسویں شب یہی رات ہے۔ یہ مذہب عبداللہ بن مسعود اور بعض دیگر صحابہ کا ہے امام اعظمؒ نے بھی اس رائے کو پسند کیا ہے اسی واسطے اکثر حنفیہ اس رات کی تعظیم کرتے ہیں نوافل پڑھتے ہیں قرآن ختم کرتے ہیں بیدار رہتے ہیں تسبیح پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں یہ سب کچھ ہے لیکن احادیث صحیحہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء و مجتہدین سے اس رات کے تعین کا فیصلہ نہیں ہو سکا کیونکہ جو حدیثیں اس رات کے تعین کو ثابت کرتی ہیں آپس میں متعارض اور صحیح و قوی ہیں پس ان میں سے بعضے احادیث کو بعضے حدیثوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی حاصل یہ کہ علماء و مجتہدین کو لیلة القدر کے تعین میں ہمیشہ تردد ہی رہا تا آنکہ زمان فیض رساں امام مہدیؑ آ گیا اور ہدایت و ارشاد کا آفتاب چمکنے لگا ہدایت و عدالت کے اشاعت دنیا میں ہونے لگی۔ گنج مخفی کے خزانے لوگوں پر تقسیم ہونے لگے بالآخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حسب فرمان رسول اللہ ﷺ دعوت مہدیت علی روس الاشہاد آپ نے فرمایا اپنی ہدایت کی برکتوں سے مومنین کے دلوں کو منور فرمایا۔

ولایت محمدیہ کے احکام و اصول کی پوری تعلیم دی قرآن مجید سے ان اصول و فرائض پر استدلال فرمایا غرض وہ احکام جو ولایت محمدیہ سے متعلق تھے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا ان کا اظہار اور ان کی تبلیغ زبان

مہدی سے جو میری اولاد یعنی اولادِ فاطمہؑ سے ہے ہوگی۔ یہی امامِ خلیفۃ اللہ اور خاتمِ دین رسول اللہ ﷺ ہے۔ پس مہدی کا خاتمِ دین ہونا اسی وجہ سے ہے کہ آپ کی دعوت سے احکام و ولایت کا ظہور ہوگا و یا دین رسول اللہ ﷺ کے دو حصے تھے ایک وہ حصہ جو احکامِ نبوت سے متعلق تھا اور دیگر وہ حصہ جو احکام و ولایت سے متعلق تھا پس پہلے حصہ کی دعوت آنحضرت ﷺ نے کی اور حصہ دوم کی دعوت حضرت مہدیؑ نے کی چونکہ یہ دعوت اخیر حصہ کی تھی اور حضرت مہدی نے ان احکام کی دعوت کی ہے لہذا مہدیؑ کے خاتمِ دین ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے

اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ مہدی نے بہت سے وہ احکام جو ولایتِ محمدیہ سے متعلق تھے بیان فرمائے اسی طرح خدا کے حکم سے لیلۃ القدر کا تعین بھی فرمادئے

اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام مہدیؑ نمازِ عشاء کے بعد محل میں رونق افروز ہوئے۔ ستائیسویں شب کے نصف کے بعد امام علیہ السلام کو خدا کے حکم سے اس رات کا انکشاف ہوا ہے۔ مشہور ہے کہ حضرت کو خدا سے یہ حکم ہوا کہ سید محمد آسمان کی طرف دیکھو۔ حضرت علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھا تو اسے نہایت مژین پایا۔ فرشتوں کی صفیں اس حالت میں دیکھیں کہ وہ خدا کی طاعت میں مصروف ہیں اور ختبوں کو بہت ہی آراستہ دیکھا اس کے بعد حکم ہوا کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ”آج لیلۃ القدر ہے اس کا حال مخفی تھا جو تم پر ظاہر کر دیا گیا۔ تم اس کے شکر یہ میں دو رکعت ادا کرو“ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس فرمان کے بعد صحابیوں کے ساتھ اظہارِ لیلۃ القدر کے شکر یہ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر اس کے بعد دوسرے رمضان میں جماعت کثیر کے ساتھ دو رکعتیں لیلۃ القدر کی پڑھیں۔ خلاصہ یہ کہ لیلۃ القدر کی تعین کا انکشاف حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ہوا ہے۔

واضح ہو کہ لیلۃ القدر کا ہم گنہ گاروں پر بواسطہ امام مہدی موعود علیہ السلام ظاہر ہو جانا ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ کیونکہ اگر کسی شخص پر ایک مرتبہ لیلۃ القدر آجائے اور وہ اس رات میں عبادتِ خدا میں مصروف ہو جائے تو اس کی شبیہ عبادت ہزار مہینوں کی عبادت مقبولہ سے بہتر ہو جاتی ہے تو جب اس رات میں ہر عاقل و بالغ اپنی زندگی تک ہر سال مستفید ہوتا ہے تو اس کی زیادتی کا کیا ٹھکانہ۔ اب اس تقریر کو ختم کرتا ہوں اور عام مومنین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آمین